47057 ـ والدین کے ترکہ کی بیٹے اور بیٹیوں میں تقسیم

سوال

والدین کا مال چار بیٹوں اور ایک بیٹی پر تقسیم کرنا ہے، اس لیے شریعت اسلامیہ کے مطابق ہر ایک کا حصہ کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر والدین میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے، یا دونوں اور ان کے ورثاء میں چار بیٹوں اور ایک بیٹی کے علاوہ کوئی اور شامل نہ ہو تو پھر ان کے مابین ترکہ کی تقسیم اس طرح ہو گی کہ ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائیگا، یعنی بیٹی کے لیے ایک اور بیٹے کے لیے دو حصے.

تو یہ ترکہ نو حصوں میں تقسیم کر کے ان میں سے ایک حصہ بیٹی کو اور باقی آٹھ حصے چار بیٹوں میں تقسیم کیے جائینگے، اور ہر بیٹے کو دو دو حصے آئینگے.

یہ تقسیم میت کے کفن دفن کا خرچ اور اس ذمہ لوگوں کے مستق قرض کی ادائیگی، اور اگر متوفی نے کوئی وصیت کی ہو تو اسے پورا کرنے کے بعد ہوگی.

اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اللہ تعالی تمہیں تمہاری اولاد کے بارہ میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے، اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو پھر ان کے مال متروکہ کا دو تہائی حصہ ملےگا، اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے، اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر میت کی اولاد ہو، اور اگر اولاد نہ ہو اور اس کے وارث اس کے ماں باپ بنیں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے، ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے، یہ حصے اس وصیت کی تکمیل کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہے، یا ادائے قرض کے بعد النساء (11).

اس تقسیم کی وضاحت درج ذیل مثال سے کچھ اس طرح ہوگی:

فرض کریں کہ اگر میت کی تجہیز و تکفین، اور اس کا قرض ادا کرنے اور اس کی وصیت پوری کرنے کے بعد اس کا

ترکہ مثلا نو ہزار (9000) ہو تو بیٹی کے لیے ایك ہزار (1000) اور ہر بیٹے کو اس لڑکی سے ڈبل حصہ یعنی دو ہزار (2000) دیا جائیگا.

لیکن اگر اولاد کے ساتھ کوئی اور بھی وارث ہو مثلا متوفی کا باپ یا اس کی ماں، یا اس کا دادا، یا دادی تو انہیں ان کا حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ بیٹوں اور بیٹی میں مذکورہ طریقہ سے ہی تقسیم کیا جائیگا.

تنبیہ:

خاوند اور بیوی میں سے کسی ایك کی موت کی صورت میں زندہ رہنے والا فوت شدہ کا وارث ہوگا، صورت مسئولہ میں اس طرح ہوگا کہ اگر خاوند سے پہلے بیوی فوت ہوئی ہو تو پھر خاوند کو چھوتھا حصہ ملےگا، اور اگر خاوند بیوی سے پہلے فوت ہوا ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملےگا.

اور باقی ماننده ترکہ اولاد میں کچھ اس طرح تقسیم ہوگا کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر دیا جائیگا، جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ خاوند اور بیوی میں سے موجود شخص اپنا حصہ لینے کے بعد اولاد میں تقسیم کریگا.

واللہ اعلم .